حضرت امیر شریعتؒ اور گاڑی کا سفر

حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے اپنی طویل جدوجہد آزادیٔ برصغیر اور تبلیغی سرگرمیوں کے دوران ہمیشہ گاڑی کے تیسرے درجہ میں یا بس میں سفر کیا۔ ۱۹۵۰ء میں امیر شریعتؒ ضلع میانوالی کے دورہ پر تشریف لے گئے۔ تو میں بھی ان کے ہمراہ تھا۔ واپسی پر میانوالی ریلوے اسٹیشن پر شاہ جیؒ کے معتمد ساتھی صوفی اللہ دادؒ ان کا اور دیگر ساتھیوں کے ٹکٹ لے کر آئے۔ شاہ جیؒ نے ٹکٹ دیکھے تو فرمانے لگے! صوفی جی! کیا اب ٹکٹوں کا رنگ تبدیل ہو گیا ہے؟

صوفی صاحب نے کہا نہیں۔ شاہ جیؒ نے کہا تو یہ سبز رنگ کے کیسے ہو گئے۔ تیسرے درجہ کے ٹکٹ تو زرد رنگ کے ہوتے ہیں۔ صوفی جی نے کہا کہ حضرت یہ درجہ دوم کے ٹکٹ ہیں اس پر شاہ جیؒ نے کہا کہ صوفی جی یہ ٹکٹ واپس کر کے درجہ سوم کے ٹکٹ لاؤ! صوفی صاحب نے ایسا ہی کیا۔ وہ ٹکٹ لائے اور دونوں درجوں کے درمیانی فرق کی رقم جو غالباً ۱۰ روپے تھی وہ بھی لائے۔ شاہ جیؒ نے وہ رقم لے کر مولانا محمد علی جالندھریؒ کے حوالہ کی اور فرمایا مولانا! ان روپوں کی مجلس کی رسید کاٹ دیں۔

دوران سفر میں نے شاہ جیؒ سے پوچھا کہ حضرت درجہ دوم میں سفر کرنے میں کیا حرج تھا۔ فرمانے لگے کہ کیا اس کمرے میں سفر کرنے سے گاڑی لیٹ پہنچے گی؟ میں نے عرض کیا ایسا نہیں ہو گا۔ فرمایا کہ اصل میں بات یہ ہے" کہ میں نے ہمیشہ اسی درجہ میں سفر کیا ہے اور محسوس کیا ہے کہ اس سے غریب مسلمان مسافروں میں حوصلہ اور اعتماد پیدا ہوتا ہے۔ اور مجھے بعض اوقات اس درجہ میں ایسے گوہر یکتا مل جاتے ہیں۔ جو ڈھونڈنے سے شاید کہیں اور نہ مل سکیں" (ماخوذ)

مقام صحابہ رضی اللہ عنہم

سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ (جو عشرہ مبشرہ صحابہ میں سے ایک ہیں) نے فرمایا خدا کی قسم! اصحاب رسولؐ میں سے کسی شخص کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی جہاد میں شریک ہونا جس میں اس کا چہرہ غبار آلود ہو جائے، غیر صحابہ میں سے کسی بھی شخص کی عمر بھر کی عبادت و عمل سے بہتر ہے اگرچہ اس کو عمر نوحؑ دے دی جائے۔! (ابوداؤد، ترمذی)